محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ (صحیح بخاری، کتاب الادب - باب کل معروف صدقۃ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

ہر نیکی صدقہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نہایت مختصر ہے اور صرف ایک جملے پر مشتمل ہے! لیکن اس میں اجر و ثواب اور نیکی و صالحیت کی بہت بڑی مقدار جمع کر دی گئی ہے۔ آنحضرتؐ کے کتنے آسان اور سادہ الفاظ ہیں کہ بھلائی کی ہر بات صدقے کا درجہ رکھتی ہے۔

انسان اپنی زندگی میں نیکی کے کام بھی کرتا ہے اور برائی کا مرتکب بھی ہوتا ہے۔ نیکی بھی اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہے اور برائی بھی اس کے کھاتے میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ لیکن اس چھوٹی سی حدیث کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ نیکی کا مفہوم بہت وسیع ہے۔

حدیث میں نیکی اور بھلائی کے لیے "معروف" کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے۔ "معروف" کا اطلاق ہر اس چیز پر ہوتا ہے جس میں خود اپنے آپ کو اور دوسرے کو ذہنی، قلبی اور روحانی مسرت اور جسمانی و بدنی راحت حاصل ہونے کے مواقع میسر آتے ہوں۔ یہ چھوٹی بھی ہو سکتی ہے اور بہت بڑی بھی۔! مثلاً کسی سے اچھے انداز سے بات کرنا اور خوش مزاجی سے پیش آنا بھی نیکی کہلاتا ہے اور نیکی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "صدقہ" قرار دیا ہے، یعنی اس پر عمل کرنے سے انسان اجر و ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے، چنانچہ صحیح بخاری کے کتاب الآداب کے "باب طیب الکلام" میں آنحضرتؐ کا ارشاد گرامی ہے۔

الكلمة الطيبة صدقة

کہ اچھی اور صاف ستھری بات کرنا بھی صدقہ ہے۔

مطلب یہ کہ مخاطب سے بہتر اسلوب سے گفتگو کرنا اور میٹھا بولنا، ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے

لیے صدقہ ہے، یعنی حصولِ اجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بعض دفعہ بظاہر اچھے بھلے لوگ بھی اس کا خیال نہیں رکھتے، جو کچھ منہ میں آتا ہے کہتے چلے جاتے ہیں، اس سے دوسرے کے جذبات مجروح ہوتے ہیں اور وہ جو توقع لے کر آیا تھا وہ ختم ہو جاتی ہے اور جو تاثر اس نے اپنے مخاطب کے بارے میں دل میں قائم کر رکھا تھا، زائل ہو جاتا ہے۔ اس لیے مسلمان کا بالخصوص فرض ہے کہ وہ شیریں بیانی سے کام لے اور اس نہج سے بات کرے کہ سننے والا محظوظ ہو، اور اس کی عذوبتِ لسان کا اس کے دل پر اچھا نقش قائم ہو جائے۔ بسا اوقات ایک ہی اچھا بول بڑے سے بڑے دشمن کا دل موہ لیتا اور ایک تاریخی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی کڑوا لفظ، بگڑی دوست کو بھی دشمن بنا دیتا ہے اور پھر اس کے بُرے نتائج دور تک پھیلتے چلے جاتے ہیں، جو آگے چل کر فریقین کے لیے انتہائی تکلیف اور اذیت کا باعث بن جاتے ہیں۔

معروف کا دائرہ بہت ہمہ گیر ہے، کسی تکلیف دہ چیز کا راستے سے ہٹا دینا بھی معروف میں داخل ہے۔ مثلاً گزرگاہِ عام میں اینٹ پڑی ہے، اس کو اٹھا کر ایک طرف کر دینا کیلے اور سنگترے وغیرہ کا چھلکا جو راہ چلتے ہوئے لوگوں کے لیے پھسلنے کا سبب بن سکتا ہے، دور کر دینا، کہیں کانٹا پڑا ہوا ہے اس کو اٹھا دینا، یہ سب بظاہر چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں، لیکن درحقیقت یہ ایمان کا ضروری حصہ اور نیکی کے حصول کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ حدیث کی روشنی میں یہ صدقے کی ذیل میں آتی ہیں۔ جو شخص ان باتوں کا خیال رکھتا اور اذیت رساں چیزوں سے لوگوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے، اس نے نیکی کا کام کیا اور اپنا دامن معروف سے بھر لیا، لیکن جس نے اس کا خیال نہیں کیا اور تکلیف دہ چیزوں کو راستے میں پھینکتا اور پھیلاتا چلا گیا، یا ان کو دیکھ کر آگے نکل گیا اور دور نہیں ہٹایا، اس نے غلط کام کیا اور لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرنے کا باعث بنا۔

ہمارا فرض ہے کہ نیکی کی کسی بات کو بھی معمولی نہ سمجھیں اور اس کے حصول کے جو مواقع کسی صورت میں بھی میسّر ہوں، ان پر عمل کریں۔